إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ — عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان بٹالہ

THE ALFAZL
QADIAN

الفضل قادیان

اخبار ہفتہ میں تین بار — فی پرچہ تین پیسے

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت سالانہ پیشگی ۱۲ — ششماہی للعہ — سہ ماہی عا

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۳۳ | مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۹ صفر ۱۳۴۴ھ | جلد ۱۳

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی صحت بفضل خدا اچھی ہے۔ ۱۵ ستمبر ایک کرد جن کے چھوٹے بھائی مدرسہ احمدیہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جن سے حضور عربی میں دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے ۱۵ ستمبر بروز منگل منصوری سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ بفضل خدا اب آپ کی صحت اچھی ہے۔

دفتر نمبر ۴ میں مولوی محمد یار صاحب کے بیمار ہو جانے کی وجہ سے مولوی عبد السلام صاحب کاٹھ گڑھی کو حافظ جمال احمد صاحب کے ساتھ لگا دیا گیا ہے۔

ناظر صاحب امور عامہ۔ ناظر صاحب اعلیٰ و ناظر صاحب بیت المال ایک شہادت کی ادائگی کے لئے بٹالہ تشریف لے گئے۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب۔ چودہری فتح محمد صاحب و مرزا محمد اشرف صاحب علی الترتیب ان کی جگہ مقرر کئے گئے۔

دیوبند میں احمدیہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے دیوبند کا جلسہ بخیر و خوبی ۱۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کی شام کو نماز مغرب کے وقت ختم ہوا۔ ۱۱ ستمبر کو اول صداقت اسلام پر مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل کا لیکچر ہوا۔ اور دوسرا لیکچر احمدیت کیا ہے پر مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے بڑے جوش اور قابلیت سے دیا۔ ہر دو لیکچر دل کا سامعین پر خاص اثر ہوا۔

دوسرے روز پہلا لیکچر ختم نبوت پر مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے دیا۔ اور دوسرا لیکچر صداقت مسیح موعود پر مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے دیا جس کے بعد مولوی غلام احمد صاحب نے مکرر صداقت مسیح موعود پر تقریر کی۔ علاوہ ازیں جو جو اعتراض مخالفین کی طرف سے خصوصاً علماء دیوبند کے فتوائے عدم شمولیت جلسہ کے متعلق لکھے گئے۔ نہایت قابلیت اور وضاحت کے ساتھ قرآن کریم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف سے ان کے جواب دئے گئے۔ ہمارے جلسہ میں بہت سے لوگوں نے خاص دلچسپی لی۔ ہندو۔ مسلمان اور عیسائی صاحبان سب شریک جلسہ ہوئے۔ لوگوں نے مناظرہ کا بھی شوق ظاہر کیا۔ جنہیں کہا گیا۔ اگر تمہارے علماء تحریری چیلنج بھیں دیں۔ اور حفظ امن کے لئے آمادہ ہوں۔ تو ہم بڑی خوشی سے مناظرہ کے لئے تیار ہیں لیکن علماء دیوبند کی طرف سے صدائے برنخاست۔ ہاں ہماری مخالفت میں فتوائے عدم شرکت جلسہ بڑے زور سے شائع کیا۔ اور آخری وقت ان کا ایک جلسہ بھی ہوا۔ اور لوگوں کو روکنے کے لئے ہر طرف پہرہ دار بٹھائے گئے۔ ہر گلی کوچہ میں بڑی لمبی لمبی ڈاڑھیوں والے مولوی صاحبان عبا قبا سے آراستہ لوگوں کو منع کرتے تھے۔ کہ جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ دیوبندی مولویوں نے ہمیں ہر طرح تکلیف پہنچانے اور آزار دینے کی کوشش کی۔ دوکانداروں کو سودا دینے سے منع کر دیا گیا۔ سقوں کو پانی دینے سے روکا گیا۔ لیکن خدا کے فضل سے ہمیں کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچی۔ پولیس نے بہت اچھا انتظام کیا۔ منشی علی محمد صاحب ہیڈ کانسٹیبل

اور منشی ہیرا سنگھ صاحب ہیڈ کنسٹیبل ہر جلسہ کے وقت موجود رہے اسباب کے لئے پولیس کی طرف سے ہمارے لئے مزدور مہیا کئے گئے۔ اور ہر دو ہیڈ کنسٹیبل صاحبان نے اسٹیشن ریلوے تک ہم کو بہت آرام سے پہنچایا۔ سب انسپکٹر صاحب پولیس تھانہ دیوبند اور ان کے افسر ماتحت کا شکریہ ادا کرنا ضروری ہے۔ جنہوں نے کسی قسم کا شر و فساد نہ ہونے دیا اور ہمارے جلسہ میں خود بھی تشریف فرما ہوئے۔

عاجز عبد العزیز۔ سکرٹری انجمن احمدیہ سہارنپور

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قصور

۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء بوقت شب ۸ بجے پر جناب مولوی عبد الکریم صاحب مولوی فاضل نے ایک نہایت مبسوط اور دلچسپ تقریر فرمائی۔ آپ نے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کارنامے پیش کئے۔ اور آیت ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً الخ سے نہایت لطیف استدلال کئے (۱) خدا کے احکام کا پڑھکر سنانا تا زندہ خدا منوایا جاسکے (۲) تزکیہ نفس کرنا تا تقوے کی راہ پر چلکر منزہ اور مبرہ ہستی کو پالیں (۳) کتاب کا سکھانا (۴) دانائی کی باتیں سکھانا۔ یہ کام تھے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئے۔ پھر اخرین منھم لما یلحقوا بہم سے وہ مامور جو عین آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بروز ہوگا۔ اس کے بھی یہی کارنامے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کو پیش کرتے ہوئے ان کی صداقت کے لئے احادیث کو پیش فرمایا۔ فارسی النسل ہونا۔ ثریا سے ایمان کا واپس لانا وغیرہ۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات ان عنوان پر پیش کیں:۔

(۱) خود اپنا نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کیا ÷

(۲) غیب کی باتیں اللہ سے پاکر بتائیں۔ اور وہ سچی نکلیں جس سے زندہ خدا کا ثبوت دیا ÷

(۳) قرآن کریم کے معارف کا اعجاز بخشا گیا دنیا مقابلہ سے قاصر رہی۔

(۴) ایسے وقت میں مبعوث ہوئے۔ جبکہ اشد ضرورت تھی۔ دنیا کی گندی حالت کا نقشہ کھینچا ÷

(۵) خدمت اسلام کرنے والی جماعت قائم کی تبلیغ ثمر ہی کرتی ہے

(۶) تزکیہ نفس کیا۔ دعا کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکا ÷

(۷) دنیا کے بادشاہوں کو تبلیغ کی۔ اسلام کا منور چہرہ لوگوں کے روبرو پیش کیا۔ اور ان تمام دھبوں کو دور کردیا۔ جو مخالفین لگا رہے تھے ÷

(۸) حیات مسیح کے بیہودے عقیدہ کو بیخ و بن سے اکھاڑ دیا اور مسلمانوں کی بڑی جماعت کو ارتداد سے بچالیا ÷

(۹) جہاد کی حقیقت بیان کی۔ اور ثابت کردیا کہ اسلام ظاہری تلوار سے نہیں بلکہ اس تلوار سے پھیلا ہے۔ جس نے قلوب کو مسخر کیا۔

(۱۰) ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کے ہر قوم میں نبی آنے کا ثبوت دیا۔

(۱۱) صلح بین الاقوام کے اصول پیش کئے۔

غرضکہ ۲½ گھنٹہ نہایت عمدگی سے تقریر کی گئی۔ سامعین کی تعداد ایک سو تھی۔ دوران لیکچر میں ایک دیوبندی مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمات اسلام کو حاسدانہ نظر سے دیکھتے ہوئے سوال کرنے شروع کردئے۔ جنہیں سمجھایا گیا۔ کہ لیکچر کے خاتمہ پر وقت دیا جائے گا۔ مگر وہ اس کے لئے تیار نہ ہوئے۔ اور خاتمہ سے قبل ہی چلے گئے ۱۱ ستمبر ۱۹۲۵ء۔ مذہبی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ جس میں ایک آریہ سماجی اور ایک نیچری نے بھی صفات باری تعالیٰ پر لیکچر دیا۔ ہماری طرف سے حضرت حافظ روشن علی صاحب نے ایک گھنٹہ اسی مضمون پر تقریر فرمائی۔ اور قرآن کریم سے وہ صفات پیش فرمائے۔ جن کا مقابلہ کرنے سے دوسرے مذاہب بالکل عاری ہیں۔ آپکا مضمون بفضلہ تعالیٰ نہایت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا اور سب سے اعلیٰ رہا۔ سامعین کی تعداد ۲½ سو تھی۔ خاکسار احمد جان سکرٹری دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ فیروزپور۔ قصور علاقہ متصلہ

خوش خبری
دمشق میں احمدیہ جماعت

مبلغین جماعت احمدیہ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب و مولوی جلال الدین صاحب کے تازہ خط سے یہ خوشخبری موصول ہوئی ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے ایک نوجوان نے ۲۳ اگست اور دو نے ۲۷ اگست بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ اور اسطرح جماعت احمدیہ کا دمشق میں افتتاح ہوگیا۔ الحمد للہ

احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ہمارے مبلغین کو خاص کامیابی عطا فرمائے

اخبار احمدیہ

قصیدہ اعجاز احمدی کا اعجاز

میں نے اپنے کتب خانہ کی الماریوں میں دیمک لگ جانے سے ساری کتب الماریوں سے نکلوا کر مخلوط طور پر باہر رکھوا دیں مگر ۲۷ اگست ۱۹۲۵ء کو بوقت عصر بیرونی ممالک کے بعض اخبارات کے لئے عربی مضمون لکھا۔ تو اس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ اعجاز احمدی کے بعض اشعار کا حوالہ دینا مطلوب تھا۔ میں نے قصیدہ کو ان صدہا مخلوط کتابوں میں سے جو کئی اونٹوں کا بوجھ ہے ڈھونڈنا شروع کیا۔ مگر کچھ پتہ نہ ملا۔ مجھے بے قراری تھی کہ کتاب اسوقت مل جائے تو بہتر ہے۔ مگر باوجود تلاش کے کتاب نہ ملی۔ اس کے بعد میں کتابوں کے اس ڈھیر کے پاس کھڑا ہوا اسی فکر میں تھا کہ اب کیا تجویز کروں۔ کہ یکدم خود بخود کتابوں میں جنبش پیدا ہوئی اور کتاب قصیدہ اعجاز احمدی کتابوں کے ڈھیر سے جو ایک میز پر تھا۔ ایک قدم کے فاصلہ پر میرے دیکھتے ہوئے باہر نکلکر آگری۔ میں نے سمجھ لیا کہ یہ ملائکۃ اللہ کا کام ہے۔ شکریہ سے کتاب اٹھا کر اشعار مطلوب اخذ کئے۔ میں نے اسی وقت اپنے گھر والوں اور اپنے ملنے والے احباب سے ذکر کیا کہ آج ایسا واقعہ ہوا

خاکسار محمد فضل سکرٹری انجمن احمدیہ چنگا بنگیال۔

رسالہ آل مسلم پارٹیز کے پروگرام پر نظر

یہ رسالہ جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے غیر احمدی مسلمان لیڈروں اور معززین کے لئے لکھا تھا۔ جس قدر چھپا تھا۔ غیر احمدیوں میں تقسیم ہوچکا ہے اب جماعتوں کی طرف سے متواتر خطوط غیر احمدیوں میں رسالہ بھجوانے کے لئے پہنچ رہے ہیں۔ لیکن ہمارے پاس رسالہ ختم ہوچکا ہے۔ چونکہ یہ رسالہ نہایت مفید ہے اور خدا کے فضل سے اس کا بہت اچھا اثر غیر احمدی مسلمانوں پر ہوا ہے اس لئے اگر اور اشاعت کی جائے تو بہت اچھا ہے۔ اگر بیرونجات کی انجمنہائے احمدیہ اس رسالہ کو قیمتاً خرید کر اپنے اپنے علاقہ کے معزز غیر احمدی احباب میں شائع فرمادیں تو اچھا ہے کیونکہ مرکز سے اس سے زیادہ اس رسالہ کی مفت اشاعت کے لئے روپیہ خرچ نہیں کیا جاسکتا۔ پس جو انجمنیں اس رسالہ کو قیمتاً خرید کر شائع کرنا چاہیں۔ دفتر ہذا کو اطلاع دیں کہ کس قدر تعداد میں رسالہ خرید سکینگی تا اس مقدار میں رسالہ چھپوالیا جائے۔ نو روپے فی سینکڑہ کے حساب سے یہ رسالہ قیمتاً مل سکیگا۔ جو اصل لاگت ہے۔ محصولڈاک اسکے علاوہ ہوگا ÷

ذو الفقار علیخان۔ ناظر امور عامہ قادیان

صوبہ پنجاب کے اعلیٰ زمیندار حلقہ سے احمدیوں کو ضروری مشورہ

خان بہادر سر میاں فضل حسین صاحب تین ماہ کے لئے ایگزکٹو کونسل آف انڈیا کے ممبر بنائے گئے ہیں۔ انکی جگہ عارضی طور پر پنجاب کونسل کی ممبری کے لئے سر میجر نواب ملک خدا بخش خان صاحب بہادر ٹوانہ کے سی۔ ایس۔ آئی۔ و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - ۱۹ ستمبر ۱۹۲۵ء

احمدیہ انجمنوں کے سالانہ بجٹ
کوشش کا آخری موقعہ

احمدیہ انجمنوں کے سالانہ بجٹ پورے ہونے کے لئے ستمبر کا مہینہ آخری مہینہ ہے۔ کیونکہ اکتوبر سے نیا مالی سال شروع ہو گا۔ ہر ایک احمدی جماعت کے لئے جو سالانہ بجٹ مقرر ہوتا ہے۔ وہ اس کے افراد کی تعداد۔ ان کی مالی حالت اور گذشتہ سال کی آمد کو مدنظر رکھ کر مقرر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی نہ صرف یہ توقع ہوتی ہے بلکہ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ مومن کا گذرا ہوا دن آنے والے دن کے برابر نہیں ہو سکتا۔ وہ ہر روز اخلاص اور ایمان میں ترقی کر رہا ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ضرور پہلے کی نسبت زیادہ خدا کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرینگے ادھر دینی اخراجات بھی روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ ان وجوہات کی بناء پر بجٹ میں ہر سال کچھ نہ کچھ اضافہ کیا جاتا ہے۔ لیکن وہ اضافہ اسی حد تک ہوتا ہے۔ جسے انجمن کے ذمہ دار اور کارکن اصحاب منظور کر لیتے ہیں۔ اس طرح چونکہ ہر انجمن کا بجٹ اس کی اپنی منظوری اور خواہش کے ماتحت مقرر کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس کا فرض ہو جاتا ہے۔ کہ وقت مقررہ کے اندر اندر اُسے پورا کرے یہ خوشی کی بات ہے کہ بعض انجمنیں اس وقت تک دم نہیں لیتیں۔ جب تک مقررہ بجٹ پورا نہ کر لیں۔ چنانچہ گذشتہ سال جو ستمبر ۱۹۲۴ء میں ختم ہوا تھا۔ ایک سو اڑتیس انجمنوں نے اپنے بجٹ پورے کئے تھے۔ اور ان میں سے بعض نے تو بجٹ سے بھی زیادہ رقم دی تھی۔ لیکن ساڑھے تین سو کے قریب انجمنوں میں سے ڈیڑھ سو سے بھی کچھ کم انجمنوں کی یہ فرض شناسی اور وعدہ ایفائی جہاں ان کے لئے قابل فخر ہے۔ وہاں باقی انجمنوں کے لئے باعث سبق بھی ہے۔ سال گذشتہ کے شمار واعداد پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سال ایک کم ساٹھ انجمنیں ایسی تھیں۔ جو مقررہ بجٹ میں سے صرف ایک چوتھائی مہیا نہ کر سکنے کی وجہ سے بجٹ پورا کر لینے والی انجمنوں میں شامل نہ ہو سکیں۔ اور (۸۹) انجمنیں ایسی تھیں جنھوں نے بجٹ کا صرف نصف حصہ پورا کیا۔ یہ بھی قابل افسوس ہیں۔ مگر اس سے بھی زیادہ افسوسناک بات یہ تھی کہ کچھ ایسی بھی انجمنیں تھیں۔ جنھوں نے نصف سے بھی کم بجٹ میں رقم دی ۞

جب بجٹ انجمنوں کی اپنی رائے اور خواہش کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔ اور ہر انجمن کی حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے مقرر کیا جاتا ہے۔ تو پھر بجٹ کو پورا نہ کرنے کی وجہ سوائے اسکے کہ کارکنوں کی سستی اور لاپرواہی سمجھی جائے۔ اور کیا ہو سکتی ہے۔ اور جبکہ بعض انجمنیں ان ہی حالات میں جو دوسری انجمنوں کو پیش آتے ہیں۔ اپنے بجٹ پورا کر لیتی ہیں تو پیچھے رہنے والی انجمنوں کی سستی اور بھی زیادہ قابلِ افسوس ہو جاتی ہے ۞

ہر سال سالانہ جلسہ کے موقعہ پر جبکہ تمام انجمنوں کے نمائندے اور دوسرے اصحاب موجود ہوتے ہیں۔ صیغہ بیت المال کی طرف سے نام بنام اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ کس کس انجمن نے اپنا بجٹ پورا کیا۔ اور کون کون سی انجمن پورا نہ کر سکی۔ اور بجٹ کی نسبت سے کتنا چندہ اس نے دیا۔ اس اعلان کی غرض سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے۔ کہ وہ انجمنیں جنھوں نے گذشتہ سال بجٹ پورا کرنے میں تندہی سے کام نہیں لیا۔ وہ ایسا نہ کریں۔ لیکن کئی سال کے تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ گو بعض انجمنیں پہلے کی نسبت ترقی کرتی ہیں۔ اور بجٹ پورا کرنے والی انجمنوں میں شامل ہو جاتی ہیں۔ لیکن یہ خوشخبری سننے سے ہمارے کان پھر بھی محروم رہتے ہیں۔ کہ سب کی سب انجمنوں نے اسی طرح اپنے بجٹ پورے کرنے کے لئے کوشش کی جس طرح ان سے توقع کی گئی تھی۔ اور جس طرح انہیں کرنا چاہیئے تھا۔ حالانکہ ان اصحاب کے آگے جنھوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہو۔ اور جن کی مالی قربانیوں کی تعریف و توصیف کرنے کے لئے دشمن بھی مجبور ہو رہے ہوں۔ یہ کوئی بڑی بات نہیں ۞

اس وقت جبکہ سال حال کے بجٹ کی میعاد ختم ہونے میں خوش قسمتی سے کچھ دن ابھی باقی ہیں۔ یہ سطور اس لئے لکھی جا رہی ہیں۔ کہ احباب ان ایام میں پوری پوری کوشش اور سعی کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے سال کے باقی مہینوں میں اپنے چندہ کی مقدار وہ نہ رکھ سکے ہوں جو ان کا بجٹ پورا کرنے کے لئے ضروری تھی۔ تو اس آخری مہینہ میں ساری کسر نکالدیں۔ اور ایسی جست لگائیں کہ نمبر اول کی انجمنوں میں شامل ہو جائیں ۞

مقررہ بجٹ پورا نہ کرنے کی وجہ سے نہ صرف ایسی جماعتوں پر سستی اور کاہلی کا الزام عائد ہوتا ہے۔ جو بجٹ پورا نہیں کرتیں بلکہ اس سے سلسلہ کے کاموں کو بھی بہت بڑا نقصان پہنچتا ہے وجہ یہ ہے۔ کہ احمدیہ انجمنوں کی آمد کے جو بجٹ بنائے جاتے ہیں۔ انہی کو مدنظر رکھ کر مختلف دینی کاموں کے سالانہ اخراجات کی رقوم معین کی جاتی ہیں۔ اب صاف ظاہر ہے۔ کہ اگر انجمنیں اپنا مقررہ بجٹ پورا نہ کرینگی۔ تو اخراجات کا جو اندازہ لگایا ہو گا اس میں کمی رہ جائے گی۔ اور اس طرح اخراجات کی کمی کی وجہ سے اس کام کو یا تو ادھورا چھوڑنا پڑے گا یا پھر وہ اس پیمانہ پر جاری نہ رکھا جا سکیگا۔ جو اس کے لئے تجویز کیا گیا تھا ۞

پس سلسلہ کے کاروبار کو عمدگی سے جاری رکھنے کے لئے یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ ہر ایک احمدیہ جماعت مجوزہ بجٹ پورا کرے۔ کیا احباب کو معلوم نہیں۔ قریباً ہر سال اخراجات سلسلہ کے لئے جو بجٹ تیار کیا جاتا ہے اسکے علاوہ ایسے اخراجات بھی پیش آ جاتے ہیں۔ جن کا بجٹ بناتے وقت خیال تک نہیں ہوتا۔ اور وہ اخراجات معمولی نہیں ہوتے۔ بلکہ بہت بڑے ہوتے ہیں۔ ادھر آمد بجٹ کے مطابق نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے بعض اوقات بہت بڑی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اگر آمد اسی اندازہ سے ہو۔ جو بجٹ میں قرار دیا جاتا ہے۔ تو پھر کبھی ایسی حالت نہ ہو۔ اور نہ مالی مشکلات کی وجہ سے اہم کام رک جایا کریں ۞

چونکہ موجودہ سال کا بجٹ پورا کرنے میں ستمبر کے مہینہ کے کچھ دن ابھی باقی ہیں۔ اس لئے جہاں احمدیہ انجمنوں کے کارکن اصحاب کو اپنے بجٹ پورے کرنے کے لئے پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے۔ وہاں سب احمدی احباب کو اس کام میں مدد دینی چاہیئے۔ اور اپنے اپنے ذمہ کا چندہ ان ایام میں ضرور ادا کر دینا چاہیئے۔ ہمارا خیال ہے۔ اگر ہر جگہ کے احمدی اصحاب اپنی ماہوار آمد کے مطابق مقررہ شرح پر باقاعدہ چندہ ادا کرتے رہیں۔ تو کسی انجمن کا بجٹ پورا ہونے میں کوئی روک واقع پیش نہ آئے۔ لیکن افسوس کہ ایسا نہیں ہوتا۔ کارکن اصحاب کو ایسے لوگوں سے چندہ وصول کرنے میں پوری کوشش کرنی چاہیئے ۞

امید ہے۔ تمام احمدیہ انجمنیں اس بروقت اطلاع سے فائدہ اُٹھا کر اپنے بجٹ پورا کرنے میں سرگرمی دکھلائینگی۔ اور ہم اس سال کے خاتمہ پر بجٹ پورا کرنیوالی انجمنوں میں گذشتہ سال کی نسبت بہت بڑا اضافہ دیکھیں گے ۞

کابل کی شکست جمعیۃ العلماء کی نظر میں

اٹلی اور کابل کے تنازعہ کا ذکر کرتا ہوا جمعیۃ العلماء کا اخبار "الجمعیۃ" اپنے ۲۲ اگست کے پرچہ میں جب یہ الفاظ لکھ چکا کہ:۔

"افغانستان کی اس خوددارانہ حرکت نے اس پندار کو سخت ٹھیس لگادی ہے"

تو اسے بادل ناخواستہ معاً بعد حسب ذیل سطور لکھنی پڑیں:۔

"اوپر کی سطور ہم لکھ چکے تھے۔ کہ دفعۃً رپورٹر کا یہ تار ہماری نظر سے گذرا کہ افغانستان اور اٹلی کے درمیان مفاہمت ہوگئی۔ اور اس کے مطابق حکومت افغانستان نے نہ صرف اٹلی سے معافی مانگ لی۔ بلکہ تاوان بھی ادا کر دیا۔ اور کابل پولیس کے افسر اعلیٰ کو بھی علیحدہ کر دیا۔"

اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مسلمانان ہند کابل کو کیا سمجھے تھے۔ اور وہ کیا ثابت ہوا۔ لیکن باوجود اس کے "علماء کرام" اپنا یہ مشورہ دینے سے باز نہ رہے کہ:۔

"ہمارا یہی خیال ہے۔ کہ اس موقع پر افغانی حکومت کے لئے اس قسم کا اعتراف شکست مناسب نہیں ہے"

مگر وہ کابل جس نے علماء کے مشورہ کے مطابق چند معصوم اور بے گناہ انسانوں کو وحشیانہ طریق پر قتل کر دینے سے دریغ نہ کیا۔ اس نے اٹلی کے متعلق ان علماء کے مشورہ کی ذرہ بھر پرواہ نہ کی۔ اور اپنے لئے شکست کو ہی مناسب سمجھا۔ کیا ہندوستان کے علماء اپنے مشورہ کی بے قدری کی وجہ سے اس پر کفر کا فتوےٰ نہیں لگائینگے۔ خاصکر اس صورت میں جبکہ ان کا مشورہ اس بناء پر مبنی تھا کہ:۔

"اٹلی جس چیز کے لئے لڑ رہا تھا۔ وہ صرف قومی عصبیت تھی۔ لیکن افغانستان صرف قومی عصبیت ہی کے لئے مصروف سعی نہیں تھا۔ بلکہ وہ حق کی بھی حمایت کر رہا تھا۔ پس جبکہ اٹلی کی جانب سے انقطاع تعلق میں افغانستان کا کوئی نقصان نہیں تھا۔ بلکہ خود اٹلی ہی کے منافع کو نقصان پہنچ رہا تھا۔ تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ افغانستان کو اس سے دب جانے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے"

گویا کابل نے اٹلی کے مقابلہ میں اعتراف شکست کر کے نہ صرف قومی عصبیت کو بٹہ لگایا ہے۔ بلکہ حق کی حمایت سے بھی دست بردار ہو گیا ہے۔ ایسے مجرم کو جمعیۃ العلماء جو بھی سزا دے کم ہے۔ جمعیۃ العلماء اس کا فیصلہ یہ کہکر صادر فرماتے ہیں

توقف کیا تھا کہ:۔ "ہم تمام اظہار رائے کو اس وقت تک ملتوی رکھنا بہتر سمجھتے ہیں۔ جب معاصر "امان افغان" میں اس کے متعلق تفصیلات شائع ہو جائینگی" لیکن کابل نے جب اس بارے میں ارجنٹ تاروں کے جواب میں ایک لفظ بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔ تو کیونکر ممکن ہے کہ امان افغان میں تفصیلات شائع ہوں۔ پس علماء کو اس خام خیال کو اپنے دماغ سے نکالکر جلد فیصلہ صادر کرنا چاہیئے۔

ادنیٰ اقوام میں گاندھی جی کی سعی

گاندھی جی نے حال میں ہندوستان کی ادنیٰ اقوام کو ہندو بنانے کے کام کے متعلق ایک سوال کا جو جواب دیا ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ مسلمان لیڈر توجہ اور غور سے پڑھیں۔ اور اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھیں۔ کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ اور ہندوؤں کا سب سے بڑھکر صلح کل لیڈر جسے مسلمان لیڈر بھی اپنا راہنما قرار دیتے ہیں۔ کس کام میں مشغول ہے۔

گاندھی جی سے پوچھا گیا:۔

"کیا آپ مستقبل قریب میں کسی وقت اچھوت پن کے سوال کو زیادہ سرگرمی سے ہاتھ میں لینگے"

اس کے جواب میں انہوں نے فرمایا:۔

"میں نے پہلے ہی اس سوال کو جس قدر سرگرمی سے ممکن ہو سکتا ہے۔ اپنایا ہوا ہے۔ ہم اچھوتوں کے لئے جہاں تک ہو سکتا ہے۔ مدرسے کھولنے۔ کنوئیں کھدوانے اور مندر وغیرہ بنانے کے متعلق کوشش کر رہے ہیں۔ کام روپیہ کی کمی سے بند نہیں ہو رہا ہے۔ شاید آپ یہ خیال کر رہے ہیں کہ اچھوتوں کے لئے کچھ نہیں کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اسکو اخبارات میں تشہیر نہیں کیا جاتا"

(تیج ۱۴ ستمبر بحوالہ ینگ انڈیا)

لالہ لاجپت رائے۔ پنڈت مالویہ۔ سوامی شردھانند مہاتما ہنس راج وغیرہ کے سے سرگرم اور ہمہ تن مصروف ہندو لیڈر ہی کیا کم تھے۔ کہ مہاتما گاندھی جی بھی اس شغل میں مشغول ہیں۔ لیکن افسوس کہ مسلمانوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا لیڈر نظر نہیں آتا۔ جس نے ادنیٰ اقوام میں تبلیغ اسلام کی طرف توجہ کی ہو۔ حالانکہ اگر مذہبی لحاظ سے نہ بھی دیکھا جائے جس کی آج کل کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔ تو سیاسی لحاظ سے بھی نہایت ضروری ہے۔ کہ مسلمان اپنی آبادی میں اضافہ کریں۔ مسلمان اسوقت ہندوؤں کی نسبت آدھے بھی نہیں۔ مگر انہیں کوئی فکر نہیں۔ اور ہندو روز بروز اپنی تعداد میں اضافہ کر رہے ہیں۔

کاش! مسلمان لیڈر بھی ادھر توجہ فرمائیں۔

مولوی ظفر علی کے خیالات علی برادران کے متعلق

سید حبیب صاحب جو آج سے چند دن قبل خلافت کمیٹی ضلع لاہور کے صدر تھے۔ خلافت کمیٹی کے متعلق عجیب و غریب راز منکشف کر رہے ہیں۔ وہ اپنے ایک تازہ مضمون میں جو ۱۲ ستمبر کے سیاست میں چھپا ہے۔ مولوی ظفر علی صاحب کی کئی چالبازیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"مجلس کی علے الاعلان مخالفت کر کے غدار کہلانے کو میں اس بات پر ترجیح دیتا ہوں۔ کہ مولانا ظفر علیخان کی طرح تحریر و تقریر میں خلافت پر ہر وقت جیجبر خون نثار کروں۔ اور دل میں یہ بات ہو کہ اب محمد علی شوکت علی کا اثر کم کرنا چاہیئے۔ اور مجلس خلافت پنجاب کو مرکز سے علیحدہ کر دینا چاہیئے۔ میں مولانا محمد علی کو ادب سے چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ شیخ پنجاب مولانا عبدالقادر قصوری کو قسم دیکر پوچھیں۔ کہ کیا مولانا ظفر علیخان نے ایسے خیالات ظاہر نہیں کئے۔ اور لوگوں کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش نہیں کی"

ہم سمجھتے ہیں۔ سید حبیب صاحب کے چیلنج میں بہت کچھ وزن ہے۔ اور تمام وہ لوگ جو مولوی ظفر علی صاحب کی گذشتہ زندگی سے واقفیت رکھتے ہیں۔ وہ بھی یقیناً ہمارے ہمخیال ہونگے۔ ایسے گرے ہوئے اخلاق کے انسان کی دوستی دشمنی سے بدتر ہے۔ لیکن پبلک اسقدر زود فراموش واقع ہوئی ہے کہ چند دن کے بعد وہ سب کچھ بھول جاتی ہے اور جب مولوی صاحب کسی نئے رنگ میں رونما ہوتے ہیں تو تھوڑے عرصہ کے لئے انہیں اپنے ہاتھ رنگنے کا خوب موقع مل جاتا ہے۔

مولوی ظفر علی کے مدینہ جانے کا کیا فائدہ؟

اخبار زمیندار ۱۳ ستمبر لکھتا ہے:۔

"مہر ذریعہ سے مدینہ منورہ پر گولہ باری کے شریفی افسانے کی تردید ہو چکی ہے" اور

"اس بے بنیاد افسانے کی آخری و قطعی تردید سلطان ابن سعود غازی کے برقی پیغام سے ہو گئی ہے۔ اس پیغام کے بعد کسی فرد کو ایک لفظ کہنے کی بھی حرم نبوی کی محفوظیت و معصومیت میں شبہ نہیں ہو سکتا"

دمشق کے ایک عالم سے مکالمہ صداقت مسیح موعود کے متعلق

علامہ موصوف پوچھنے لگے۔ جب مسیح ابن مریم کو آپ فوت شدہ مانتے ہیں۔ تو مرزا غلام احمدؐ صاحب کو کس طرح مسیح موعود مانتے ہیں:۔

خاکسار نے کہا۔ احادیث میں ایک مسیح کی آمد کی خبر تھی۔ اور اس آنے والے کے متعلق صاف نبی کریم صلعم کا ارشاد تھا۔ امامکم منکم (صحیح بخاری) فامّکم منکم (صحیح مسلم) یعنی وہ تم سے یعنی امت محمدیہ سے ہوگا۔ چونکہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مسیح محمدی ہونے کا دعویٰ کیا اور احادیث میں موعود مسیح وہی ہے۔ جو امت محمدیہ سے ہو۔ اس لئے ہم ان کو دعویٰ میں صادق پانے کے بعد بموجب نصوص حدیثیہ مسیح موعود ماننے کے لئے مجبور ہیں؛

دمشقی عالم:۔ اگر کوئی ان احادیث کو قابل اعتبار نہ سمجھے۔ تو پھر آپ لوگ ان کے دعویٰ مسیحیت کو کیسے ثابت کرسکتے ہیں؛

خاکسار:۔ اگر ہمارے سامنے کوئی منکر حدیث پیش ہو۔ تو ہم اسے قرآنی معیاروں اور دلائل عقلیہ سے آپ کے دعویٰ کی صداقت کا ثبوت دینگے۔ اور بالفرض اگر وہ شخص قرآن مجید کو بھی نہ ماننے والا ہو۔ تو ہم اس کے سامنے وہ تائیدی نشان پیش کریں گے۔ جو اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے دکھائے؛

دمشقی عالم۔ اچھا یہ بتلائیں مرزا غلام احمدؐ صاحب کے وجود سے آپ لوگوں کو کیا فائدہ پہنچا۔ آیا کوئی سیاسی فائدہ پہنچا ہے یا مذہبی؛

خاکسار:۔ ہمیں مسیح موعود علیہ السلام سے ابھی تک سیاسی فائدہ اس حد تک پہنچا ہے۔ کہ ہم آپ کی تعلیم کی روشنی کے ماتحت اس پرفتن زمانہ کے تمام فتنوں سے بہ نسبت دیگر اقوام کے بہت حد تک محفوظ رہے ہیں۔ اور مذہبی فوائد بے تعداد و بیشمار ہیں۔ چنانچہ آپ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت پیدا ہو چکی ہے۔ جو اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہے۔ یہ وہ جماعت ہے۔ جس کے فرد فرد میں آپ نے اشاعت اسلام کی روح اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ایک تڑپ اور جوش و ولولہ پیدا کر دیا ہے۔ اور پھر یہ جوش ایسے زمانہ میں پیدا کیا ہے۔ جبکہ لوگ بالکل اس پہلو میں بے حس اور مردہ ہو چکے تھے۔ اور مسلمانوں کے سلاطین اور امراء بھی اس فرض سے غافل تھے اور علماء کی یہ حالت تھی۔ کہ وہ ایک دوسرے سے دست بگریبان تھے۔ اور دشمنوں کی خطرناک طیاری اور مستعدی سے غافل محض تھے۔ آپ نے اپنی جماعت کے لئے دلائل کا ایسا ذخیرہ جمع کیا۔ کہ ان سے مسلح ہو کر ہم لوگ تمام ادیان باطلہ پر غلبہ حاصل کر رہے ہیں۔ اور ہمارے مبشرین اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور اس غریب مگر دین کی تڑپ رکھنے والی جماعت نے کفرستان میں مساجد تعمیر کر کے اللہ اکبر کی صدا بلند کی ہے۔ غرضیکہ ہم لوگ قرآن مجید کے بیان کردہ فرض کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر سے غافل تھے۔ مگر آپ نے ہم پر یہ احسان کیا۔ کہ ہم سوتوں کو بیدار کیا۔ ہم مردوں میں روح ڈالی۔ اور ہمیں زندگی کے اعلےٰ مقصد کی طرف توجہ دلائی۔ اور آپ کے نشانات کے ذریعہ ہمیں اس بات کا کامل یقین ہو گیا۔ کہ خدا ہے۔ اور وہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔ اور ہم اسے کیسے خوش کرسکتے ہیں۔ آپ کے ذریعہ ہمیں قرآن مجید کے رموز و غوامض اور صحیح مفہوم سے آگاہی ہوئی۔ اور ہم نے اپنے قلب میں خدا تعالےٰ کے پرحکمت کلام کا اعجاز ہونا محسوس کیا۔

دمشقی عالم:۔ کیا ایک پنجاب کا رہنے والا اہل لغت سے بڑھکر قرآن مجید سمجھ سکتا ہے۔ اور بیان کرسکتا ہے:۔

خاکسار:۔ کیوں نہیں قرآن مجید خدا کی کتاب ہے۔ اور تمام دنیا کے لئے ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا کہ کتاب کے وارث خدا کے برگزیدہ بندے ہوتے رہے ہیں۔ پس اگر برگزیدہ لوگوں کا وجود صرف ملک عرب سے مختص ہے۔ تو آپ کا دعویٰ صحیح سمجھا جاسکتا ہے۔ کہ اہل زبان سے بڑھ کر قرآن مجید کو کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ لیکن اگر قرآن مجید ساری دنیا کے لئے ہے۔ اور آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ سے دنیا کے ہر حصہ میں ایسے لوگ پیدا ہو سکتے ہیں۔ جو خدا سے علم پا کر قرآن مجید کے وارث ہوں۔ تو ایک غیر زبان کا آدمی جب خدا اس کا معلم ہو۔ تو یہ دعویٰ کرسکتا ہے۔ کہ میں تمام دنیا سے بڑھ کر قرآن مجید کا عالم ہوں۔ کیونکہ میرا معلم ایسی ہستی ہے۔ جو اعلم العالمین ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے اس دعویٰ کا عملی ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے سورہ فاتحہ کی تفسیر عربی زبان میں ایک کتاب تحریر کی۔ اور تمام علماء کو اس کے مقابلہ کی دعوت دی۔ مگر اس کے مقابل سب کی قلمیں ٹوٹ گئیں۔ اور دل مسخ ہو گئے۔ اور کوئی کتاب پیش نہ کرسکے؛

دمشقی عالم:۔ کیا میں آپ سے کسی آیت کی تفسیر پوچھ سکتا ہوں؛

خاکسار:۔ بڑی خوشی سے۔

دمشقی عالم:۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ لا یامر بالفحشاء یعنی میں بُرے کام کا امر نہیں کرتا۔ مگر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ اذا اردنا ان نھلک قریة امرنا مترفیھا ففسقوا۔ یعنی جب ہم کسی گاؤں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کریں۔ تو اس کے مالداروں کو برائی کا حکم دیتے ہیں۔ پس وہ برائی کرتے ہیں۔ ان ہر دو آیات میں اختلاف ہے۔ آپ اس اختلاف کو کیسے رفع کرسکتے ہیں؛

خاکسار:۔ ان آیتوں میں ہرگز اختلاف نہیں۔ ایک جگہ خدا تعالےٰ نے بطور قانون بتا دیا ہے۔ کہ میں برائی کا حکم نہیں دیتا۔ دوسری آیت میں اسی قانون کے اجراء کا ذکر ہے۔ یعنی جب ہم کسی گاؤں کو ہلاک کرنے کا ارادہ کریں۔ تو اس کے مالداروں کو امر کرتے ہیں۔ پس وہ نافرمانی کرتے ہیں۔ اس آیت میں یہ کہاں لکھا ہے۔ کہ خدا برائی کا امر کرتا ہے۔ جب خدا نے اپنا قانون بتا دیا کہ برائی کا امر خدا کرتا ہی نہیں۔ تو یہاں مطلق امر کے لفظ سے یہی سمجھا جائے گا۔ کہ خدا نیکی کا حکم کرتا ہے۔ مگر لوگ اسکی نافرمانی کرتے ہیں۔ جن مترجمین نے برائی کا امر مراد لیا ہے۔ انہوں نے سخت غلطی کھائی ہے۔

دمشقی عالم:۔ میں مرزا غلام احمدؐ صاحب کو مصلح عظیم تو مانتا ہوں۔ مگر دعوےٰ نبوت ماننے کے لئے تیار نہیں۔

خاکسار:۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ آپ نے مسیح موعود کے دعاوی کی ابھی تک تحقیقات نہیں کی۔ آپ اہل زبان ہیں۔ کیا میں بھی آپ سے کسی آیت کا مفہوم دریافت کرسکتا ہوں؛

دمشقی عالم:۔ ہاں خوشی سے؛

خاکسار:۔ اللہ تعالےٰ سورۃ الحاقہ میں فرماتا ہے۔ لو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ بتایئے اس آیت کا کیا مطلب ہے؛

دمشقی عالم:۔ اس کے لغوی معنے یہ ہیں۔ کہ اگر محمد صلعم تقول علی اللہ کرتے۔ یعنی بناوٹ سے کوئی قول خدا کی طرف منسوب کرتے۔ تو خدا کہتا ہے۔ کہ ہم اس کا دایاں ہاتھ پکڑ کر قطع وتین کر دیتے۔ وتین حلق میں ایک رگ ہے۔ یہ اس کے لغوی معنے ہیں۔ اصل مفہوم مجھے معلوم نہیں؛

خاکسار:۔ لیجئے صاحب میں آپ کو اصل مفہوم بتاتا ہوا جو مسیح موعودؑ نے ہمیں سکھلایا ہے۔ اس آیت سے اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید کے منزل من اللہ اور الہام الٰہی ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اور بتلایا ہے۔ کہ اگر محمد صلعم بناوٹ سے کام لیتے تو ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیئے جاتے۔ مگر چونکہ آپ نے دعویٰ وحی الہام کے بعد ۲۳ سال کا لمبا عرصہ مہلت پائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ آپ نے قرآن مجید کو خود نہیں بنایا۔ بلکہ خدا ہی نے اسے نازل کیا ہے۔ اور آپ کا دعویٰ خدا کی مرضی

کے مطابق ہے۔ عقل سلیم بھی اس دلیل کو درست تسلیم کرتی ہے۔ اور ہرگز تجویز نہیں کرتی۔ کہ متقول علے اللہ و مفتری علی اللہ کو خدا تعالے اتنی مہلت دیتا ہے۔ جتنی نبی کریم صلعم نے دعویٰ کے بعد پائی۔

دمشقی عالم:۔ مرحبا۔ جزاک اللہ۔

خاکسار:۔ اور لیجئے اسی دلیل سے مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کا ثبوت بھی دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ جب آنحضرت صلعم کے متقول علی اللہ ہونے کی صورت میں خدا آپ کو ۲۳ سال کا لمبا عرصہ مہلت نہیں دے سکتا تھا۔ تو یہ کیسے ہو سکتا تھا۔ کہ میں جس نے وحی والہام کے دعویٰ کے بعد ۲۳ سال سے بھی زیادہ عمر پائی ہے۔ متقول علی اللہ قرار دیا جاؤں۔ جیسے کہ میرے آقا و مولا محمد صلعم کا دعویٰ کے بعد ۲۳ سال عمر پانا ان کی صداقت کا ثبوت ہے۔ ویسے ہی مجھے اتنی لمبی مہلت کا ملنا مجھے صادق ثابت کر رہا ہے اب اس آیت کی موجودگی میں اگر کوئی شخص مسیح موعودؑ کے دعاوی کا انکار کرے۔ اور آپ کی تکذیب کرے۔ تو ایسے مسلمان کہلانے والے کا کوئی حق نہیں۔ کہ وہ قرآن مجید کی اس آیت کو منکرین قرآن مجید کے سامنے بطور حجت پیش کرے۔ کیونکہ مخالفین کہہ سکتے ہیں۔ جب تم مرزا غلام احمدؐ صاحب کے ۲۳ سال سے زیادہ عرصہ مہلت پانے کے باوجود ان کے منکر ہو۔ تو تمہارا کیا حق ہے۔ کہ محمد صلعم کے دعویٰ کے بعد ۲۳ سال مہلت پانے کو ان کی صداقت کے ثبوت میں پیش کرو۔

دمشقی عالم:۔ اب ہم مذہبی گفتگو نہیں کرتے۔ اگر مجھے موقعہ ملا تو میں قادیان جاؤں گا۔ اور دو تین ماہ وہاں ٹھیرونگا۔

علامہ موصوف نے مجھے اپنا ایڈریس دیا۔ اور تشریف لے گئے۔

(خاکسار قاضی محمد نذیر مولوی فاضل و منشی فاضل پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ لائل پور)

مولوی ظفر علی صاحب مدینہ کیوں جاتے ہیں

مولوی صاحب نے مدینہ جانے کا جو اعلان کیا ہے۔ اس کی بنا پر ایک طرف تو وہ سادہ لوح لوگوں سے روپیہ وصول کر رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی نسبت حسب ذیل خیالات پائے جاتے ہیں۔ جو اخبار سیاست نے شائع کئے ہیں:۔

(۱) مولوی ظفر علی نے ایک سال کے لئے مچلکہ اور ضمانت دی ہوئی ہے۔ انہیں یقین ہے۔ کہ ان کی حرکتی طبیعت انہیں وعدہ شکنی پہ مجبور کر کے کال کوٹھری میں بند کرائے گی۔ اس لئے وہ ہندوستان سے باہر چلا جانا ہی مفید سمجھتے ہیں۔

(۲) مسجد وزیر خاں میں اقدام قتل کی واردات کے سلسلہ میں ان کی سازش کا شبہ ہے۔ اور دل میں چور ہونے کی وجہ سے وہ دوران مقدمہ میں ہی لاہور سے بھاگنا چاہتے ہیں۔

(۳) ابن سعود کی حمایت میں ابتدا ہی سے ان کا اخبار وقف ہے۔ ان کو نجدی سے صلے میں انعام و خلعت مزید حاصل کرنے کی آرزو ہے یا انہیں وہاں سے بلاوا آیا ہے۔ اس لئے آپ ابن سعود کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں۔

(۴) آپ نے مسلمانوں سے استدعا کی ہے۔ کہ جب تک آپ نجدی سے ملاقات کر کے واپس نہ آئیں۔ مدینہ طیبہ پر گولہ باری کی خبروں کو غلط تصور کیا جائے۔ اس کے متعلق کوئی شکایت نہ ہو۔ اور مسلمان صبر و سکون سے کام لیں۔ اس استدعا میں بھی نجدی حمایت اور اس کے جرموں پر پردہ ڈالنے کا راز سربستہ ہے۔ تاکہ مسلمان اتنی مدت اس کے خلاف آواز نہ اٹھائیں اور جوش سرد پڑ جائے۔

(۵) آپ نے ایسے لوگوں کو اپنے ساتھ چلنے کی دعوت دی ہے۔ جو نجدی مظالم کو ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ مولانا موصوف کا خیال ہے۔ کہ ان کی غیر حاضری میں مسلمانوں کا جوش خلاف ابن سعود سرد پڑ جائے گا۔ اور اگر موقع مل گیا۔ تو مخالفین کا جھگڑا وہیں چکا دیا جائے گا۔ تاکہ نہ وہ واپس آئیں۔ اور نہ ابن سعود کے خلاف جوش اٹھے۔

(۶) مولانا موصوف مسلمانوں کی نظروں سے گر چکے ہیں۔ اور ایسے گرے ہیں۔ کہ ہندوستان میں رہ کر ان کا اٹھنا مشکل ہے اور وہ مجبور ہوئے ہیں۔ کہ در پر دربان بٹھا کر خانہ نشین ہو جائیں ان کا زعم ہے۔ کہ حجاز کی سرزمین کی زیارت سے ان کا وقار پھر قائم ہو جائے گا۔ اور مسلمان ان کو زائر سمجھ کر عزت کی نظر سے دیکھیں گے۔

قدامت روح و مادہ پر کتاب

قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالےٰ کا ارشاد اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ ہے۔ یعنی مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف حکمت اور اچھی اچھی نصیحتوں کے ساتھ کھینچ لاویں۔ وہاں ساتھ ہی وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ کا ارشاد بھی منقول ہے۔ یعنی اگر غیر مسلم اسلام پر اعتراض کریں۔ تو احسن سے احسن دلائل کے ساتھ ان کی تردید کی جاوے۔ قرآن مجید کے اس ارشاد کی تعمیل میں خاکسار نے آریہ سماج کے مایۂ ناز مسئلہ قدامت روح و مادہ پر ایک مبسوط کتاب جو قریباً تین سو صفحہ کا حجم رکھتی ہے تصنیف کی ہے۔ اس تصنیف کے متعلق میں نے سوامی دیانند پنڈت لیکھرام۔ سوامی درشنانند اور دیگر تمام آریہ مصنفوں کی کتابیں رسالوں اور اخبارات کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے محض اسی کی تائید سے یہ کتاب لکھی ہے۔ اس کتاب میں علاوہ اس کے کہ ضمناً آریہ سماج اور اسلام کے تمام مسائل پر بحث کی گئی ہے۔ بالخصوص مندرجہ ذیل مضامین درج ہیں:۔

(۱) تمام وہ دلائل جو آریہ سماج یا اور قائلین قدامت کی طرف سے روح اور مادہ کے قدیم ہونے کے متعلق دیئے جاتے ہیں۔ ان سب کی تردید کی گئی ہے۔ (۲) اس بات کے متعلق تنتیس عقلی اور نقلی دلائل کہ روح و مادہ کو خدا تعالےٰ نے پیدا کیا اور وہ حادث ہیں۔ (۳) مسئلہ حدوث مادہ پر آریوں کے تمام اعتراضات جو بیس سے زیادہ ہیں کی تردید کی گئی ہے۔ (۴) محدود نیکیوں کے عوض غیر محدود نجات کو ثابت کیا گیا ہے۔ (۵) دائمی مکتی پر سوامی دیانند اور دیگر آریوں کی طرف سے جو اعتراض کئے جاتے ہیں۔ ان کی تردید کی گئی ہے۔ (۶) اسلامی بہشت اور آرین مکتی کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ (۷) بہشت کی وہ جسمانی نعمتیں جو قرآن مجید اور حدیث شریف سے ثابت ہیں۔ ان پر جو اعتراض آریہ سماج کی طرف سے کئے جاتے ہیں۔ ان کی تردید کی گئی ہے۔ (۸) اللہ تعالےٰ نے ایک خاص وقت سے اپنی صفت خلق کا اظہار کیا یا وہ ہمیشہ سے مخلوق پیدا کرتا ہے اس مسئلہ پر تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

یہ وہ آٹھ باتیں ہیں۔ جو اس کتاب کا موضوع ہیں۔ چونکہ قدامت روح و مادہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ کہ جس پر آریوں کے تمام مسائل مثلاً تناسخ گناہوں کا معاف نہ ہونا۔ مکتی کا محدود ہونا۔ رحم بلا مبادلہ نہ ہونا وغیرہ وغیرہ کی بنیاد ہے۔ اس لئے اگر ثابت ہو جائے۔ کہ روح و مادہ قدیم نہیں۔ بلکہ خدا کی مخلوق ہیں۔ تو تناسخ کی ساری عمارت گر جاتی ہے۔ کیونکہ اگر روح خدا کی مخلوق ثابت ہو۔ تو لازماً اس کی ابتدا ہو گی۔ اور جب اسکی ابتدا ہو گی۔ تو پہلا قالب جو اس کو ملے گا وہ بغیر سابقہ اعمال کے ملے گا۔ اور بغیر سابقہ اعمال کے کوئی سکھ یا دکھ ہونا یہ تناسخ کو جڑ سے اکھیڑ دینے والا امر ہے۔ نیز اگر خدا بغیر سابقہ اعمال کے کوئی قالب دے سکتا ہے۔ تو وہ رحم بلا مبادلہ بھی کر سکتا ہے۔ نیز وہ بغیر سزا کے گناہ بھی بخش سکتا ہے۔ غرض ایک قدامت کے مسئلہ کی تردید سے آریوں کے تمام مسائل بنیاد سے اکھڑ سکتے ہیں۔ اس لئے بجائے اس کے کہ تناسخ یا اور کوئی فرعی مسئلہ زیر بحث لایا جاتا۔ قدامت روح و مادہ جیسے اصولی مسئلہ کو خاکسار معرض بحث میں لایا ہے۔ اور اللہ رحیم و کریم نے مجھے توفیق عطا فرمائی ہے۔ کہ میں نے اپنی طرف سے اس مسئلہ کے تمام پہلوؤں پر مکمل بحث کی ہے۔ اور اس کے فضل سے امید رکھتا ہوں۔ کہ اس کتاب سے وہ بہت سی سعید روحوں کو فائدہ پہنچائیگا۔ وذالک علی اللہ بعزیز۔ اس کتاب کا مسودہ مکمل ہو چکا ہے۔ میں تمام احمدی احباب سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس کتاب کے طبع ہو کر شائع ہونے کے لئے میری حسب منشاء بلکہ اس سے بھی اعلیٰ سامان مہیا فرمائے۔ اور اگر کوئی صاحب اس مسئلہ کے متعلق یا کتاب کے طبع کے متعلق کسی مشورہ سے مجھے مستفید فرمانا چاہیں تو وہ ضرور مطلع فرما کر مشکور فرماویں۔ وامرھم شوریٰ بینھم۔ والسلام۔

(سید محمد اسحاق قادیان)

اشتہارات

تریاق چشم (رجسٹرڈ) کی تصدیق

نقل ترجمہ انگریزی سارٹیفکیٹ صاحب سول سرجن بہادر کیمل پور۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ کہ میں نے "تریاق چشم" جسے مرزا حاکم بیگ صاحب نے تیار کیا ہے۔ استعمال کیا ہے۔ میں نے گوجرات اور جالندھر میں اپنے ماتحتوں (یعنی ڈاکٹروں) اور دوستوں میں بھی تقسیم کیا ہے۔ میں نے سفوف مذکور کو آنکھوں کی بیماریوں بالخصوص ککروں میں نہایت مفید پایا۔ جیسا کہ دیگر سارٹیفکیٹوں سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ دستخط انگریزی صاحب سول سرجن"

نوٹ:۔ قیمت پانچ روپے (صہ) فی تولہ تریاق چشم رجسٹرڈ علاوہ محصولڈاک وغیرہ موازی ۸ر بھی بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار میرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم (رجسٹرڈ)

ڈگرھی شاہدولہ صاحب، گجرات پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آنکھ کی بے نظیر دوائی

حضرت حافظ حکیم نورالدین اعظم مغفور کا نسخہ لاجواب

یکصد روپیہ انعام

ہم ڈاکٹروں اور تمام دیگر اصحاب کے امتحان۔ اطمینان اور تسلی کے لئے ہر قسم کا ثبوت پیش کرنے کے لئے ہر وقت طیار اور ذمہ دار ہیں۔ اگر کوئی شخص یہ ثابت کر دے۔ کہ یہ دوائی ککروں کے لئے خاص طور پر اکسیر کا حکم نہیں رکھتی۔ اور دیگر امراض چشم کے لئے مفید نہیں۔ تو ایسے شخص کو یکصد روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اس کے استعمال سے ککرے۔ درد۔ دھند۔ پڑبال۔ کھجلی وغیرہ بفضلہ تعالےٰ فوراً رفع ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ ضرور آزمائیے

مناب از سرمہ گرد گردشی چشم بے بائد

کہ غافل از دل وجاں دوست دارد چشم بینا را

فی پڑیہ ۲ر۔ فی تولہ ایک روپیہ۔ نوٹ ہر شہر وقصبہ میں ایجنٹ درکار ہیں۔ جن کو ۵۰ فی صدی کمیشن دیا جائے گا۔

محمد احمد اینڈ کمپنی قادیان

خوبصورتی کا زیور

ہزیکن خوبصورت سنہری گھڑیوں میں سے نفیس لیڈی رسٹ واچ درجہ اوّل چمکدار پسند کی گئی ہے۔ جو دیکھنے میں یکصد روپیہ کی معلوم ہوتی ہے۔ سائز بٹن کے برابر ہے۔ گارنٹی چھ سال۔ قیمت صرف چھ روپیہ آٹھ آنہ۔

مینیجر دی ریلائبل سپلائنگ کمپنی لودھیانہ پنجاب

مشہدی تحفے

معزز حضرات ہم نے یہاں پر اعلیٰ قسم کا مشہدی مال مثلاً لنگیاں قنادیز اور رومال وغیرہ کا بندوبست کیا ہے۔ مال خدا کے فضل سے نہایت اعلیٰ اور دیانتداری سے روانہ کیا جاویگا۔ نرخ لنگی عگا فی گز۔ قنادیز عہ فی گز۔ رومال ریشمی مشہدی عہ سے للعہ تک۔ لنگی جتنے گز اور جس رنگ کی درکار ہو ہمراہ آرڈر تحریر فرمادیں۔ لنگیوں کا رنگ سلیٹی۔ سیاہ۔ سفید ہاشمی۔ سیاہ ہاشمی سلیٹی ہاشمی ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے ہم یہاں سے اعلیٰ قسم کا خشک فروٹ مثلاً کشمش۔ بادام۔ پستہ۔ زرد آلو وغیرہ بالکل واجبی قیمت پر ارسال کرسکتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ مال بذریعہ وی پی یا پیشگی قیمت آنے پر روانہ کیا جاوے گا۔

المشتہر

محمد اسمٰعیل احمدی مینجر احمدیہ سپلائنگ ایجنسی سولج گنج بازار کوئٹہ بلوچستان

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

امیر چند ولد پیارا رام دوان سکنہ موضع مرتھوالہ تحصیل شورکوٹ مدعی

بنام امیر مدعا علیہ

دعویٰ مبلغ ۵۸۰ روپیہ بروئے تمسک

اشتہار بنام امیر ولد بیگ ذات سیال اچھانہ کھٹہ موضع مڈ رجبیانہ

درخواست مدعی سے عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱/۱۰/۲۵ کو حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

۱۵/۸/۲۵ مہر عدالت۔ دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

ہزارہ رام ولد پاگ رام ذات مدان سکنہ مرتھوالہ تحصیل شورکوٹ مدعی۔ بنام امیر۔ مدعا علیہ

دعویٰ ۵۸۰ روپیہ بروئے تمسک

بنام امیر ولد بیگ ذات سیال اچیانہ سکنہ موضع مڈ رجبیانہ تحصیل شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اسواسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۱/۱۰/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاویگی۔

۱۵/۸/۲۵ مہر عدالت دستخط حاکم

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

بمقدمہ

گورانده ولد ہزارہ ذات مدان سکنہ موضع مرتھوالہ تحصیل شورکوٹ مدعی۔ بنام وریام وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ ۷۷۹ روپیہ بروئے تمسک

اشتہار بنام وریام ولد سیال وخان ولد بٹ ومسماۃ نعمت بی بی بیوہ سلطان۔ اقوام سیال رجبانہ سکنہ موضع مڈ رجبیانہ تحصیل شورکوٹ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے۔ کہ مدعا علیہم دیدہ دانستہ تعمیل سمنات سے گریز کر رہے ہیں۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہم مورخہ ۱/۱۰/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا آدیں۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

۱۵/۸/۲۵ مہر عدالت۔ دستخط حاکم

خون کی کمی کے نام

بھبس ضعیف جگر۔ گرمی

علامات مرض عام کمزوری۔ چہرہ وجسم کا رنگ پھیکا۔ زردی مائل بھرا بھرا ہو۔ لب اور مسوڑوں کا رنگ پھیکا۔ محنت کی تھکاوٹ زیادہ۔ ہاضمہ خراب کانوں میں باجے بجنا۔ دردسر۔ رانوں اور پنڈلیوں کا چلتے وقت پھولنا۔ نسخہ عطا کردہ حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ خلیفۃ المسیح اوّل

(۲۱) خوراک قیمت عہ

نوٹ امراض مخصوصہ مردان وزنان کے لئے بذریعہ خط وکتابت تیار شدہ ادویات طلب فرمائیے۔

المشتہر

حکیم عبدالعزیز اڈہ شہباز خان دواخانہ یونانی شہر سیالکوٹ

سرٹیفکیٹ عطا کردہ

میر عبدالسلام صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ

جناب حکیم عبدالعزیز صاحب تجربہ کار طبیب ہیں۔ سیالکوٹ اور اکثر اضلاع کے احباب ان سے واقف ہیں۔ آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی صحبت سے فیض یافتہ ہونے کے باعث معلومات طبی اور فن دواسازی میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ آپ کے مطب میں کام محنت دیانتداری اور نہایت خوش اسلوبی سے ہوتا ہے۔ آپ نے میر حسام الدین صاحب مرحوم اور مولوی میر حسن صاحب شمس العلماء سے بھی ذخیرہ اس فن کا حاصل کیا ہے امید ہے احباب اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ (خاکسار عبدالسلام)

ممالک غیر کی خبریں

آئندہ ۵ ماہ اکتوبر کو شکاگو میں حبشی مزدوروں کی کانگرس منعقد ہوگی۔ تمام حبشی مزدوروں اور کسانوں کے نمائندوں کے علاوہ جنوبی افریقہ اور جزائر غرب الہند کے مزدوروں کے وکلا بھی شامل ہونگے۔ اس کانگرس میں گوروں کو بھی دعوت دی گئی ہے۔

اسکندریہ۔ جامع الازہر کے شیخ علی عبدالرزاق نے ایک کتاب "اسلام اور اصول حکومت" لکھی۔ اس پر علماء کی مجلس اعلیٰ نے انہیں موقوفی کی سزا دی۔ محکمہ امور مذہبی میں وہ مفتی تھے۔ وزیر تعلیم عبدالعزیز جو اس حکم کی تعمیل کرنے والے تھے۔ انہوں نے تعمیل حکم اور استعفا دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر وزیر اعظم زیور پاشا نے خود مستعفی ہو جانے کی دھمکی دی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک شاہی فرمان شائع ہوا۔ کہ عبدالعزیز فہمی ان وزارت علی ماہر کے سپرد کر دیں۔

پیرس۔ ۱۰ ستمبر۔ انھرا کے ایک مراسلے میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دروزیوں کے پایہ تخت سویدیہ سے تمام دروزی آبادی چلی گئی ہے۔ لیکن پیرس میں سرکاری طور پر ہنوز اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ اسی مراسلہ میں یہ بھی ہے کہ دروزی افواج ہنوز شہر کے فصیل دار حصے پر قابض ہیں۔ اور جو فرانسیسی قلعے کے اندر محصور ہیں۔ ان پر سخت حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ دروزی رہنما اطرش نے مسلمانوں سے اعانت کے لئے ایک اعلان کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ ہم دروزی پہاڑوں کے لئے اپنے آخری سپاہی تک لڑینگے۔

لنڈن۔ ۱۰ ستمبر۔ امیر علی نے ہندوستان سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ ریفی پناہ گزینوں کی اعانت کرے۔ جو طنجہ کے بین الاقوامی علاقے میں قیام پذیر ہیں۔ اور بیاس وہ ہراس کے علاوہ فاقہ کشی میں بھی مبتلا ہیں۔

لنڈن۔ ۱۰ ستمبر۔ ٹائمز کا نامہ نگار پیرس سے لکھتا ہے کہ فرانسیسی ہوائی جہاز بمباری اور مشین گنوں کے ساتھ اس امر کی روک تھام کر رہے ہیں۔ کہ دروزی سویدیہ کی محصور فوج پر خوفناک حملہ کریں۔

لنڈن۔ ۱۲ ستمبر۔ اخبار ڈیلی ایکسپریس نے قاہرہ کا ایک پیغام شائع کیا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ بہت جلد جدہ میں نمائندگان شاہ حسین۔ ابن سعود اور سلطنت انگلشیہ کی کانفرنس ہوگی۔ تاکہ حجاز کے موجودہ معمہ لاینحل کا حل سوچا جائے۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ سلطان ابن سعود نے انگریزوں کی مداخلت پر رضامندی ظاہر کر دی ہے۔ اب ہندوستانی حامیان ابن سعود کیا کہیں گے۔

میڈرڈ ۱۱ ستمبر۔ ملیلہ کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ فرانسیسی ہوائی بیڑے کی مدد سے مدرانس اور راس فیلوتیس کے درمیان فوج اتری۔ جنگی جہاز "پیرس" جس میں جنرل سنجر تھے۔ موقعہ واردات پر پہنچا۔ مجاہدین ریف نے حملہ کیا۔ لیکن اس جہاز نے ایک دوسرے جہاز کے ساتھ ملکر گولہ باری شروع کر دی۔

لنڈن۔ ۱۰ ستمبر فاس کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ مراکش میں عام فرانسیسی حملے شروع ہو گئے ہیں۔

لنڈن کی ٹریڈ یونین کانگرس نے کثرت رائے سے یہ تجویز پاس کی ہے۔ کہ دولت برطانیہ میں تمام اقوام کو حکومت خود اختیاری دے دی جائے۔ اور سلطنت سے ان کا کوئی تعلق نہ رہے۔

ایوان تجارت ایران نے طہران سے میسرز حاجی سلطان علی شوستری اینڈ کو بمبئی کے نام حسب ذیل تار ارسال کیا ہے آپ نے سنا ہوگا۔ کہ وہابیوں نے روضہ نبوی صلعم پر گولہ باری کی۔ اور مدینہ کے مزارات متبرکہ کو منہدم کر دیا۔ حکومت ایران کا ارادہ فوجیں روانہ کرنے کا ہے۔ مسلمانان ہند کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ اماکنہ مقدسہ اسلام کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے میں پس وپیش نہ کریں۔

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں ۱۱ ستمبر شاہ و ملکہ بلجیم جہاز سے اترے۔ تختہ جہاز پر گورنر صاحب بمبئی مع لیڈی صاحبہ اور دیگر حکام ان کے استقبال کے لئے گئے۔ شاہ بلجیم نے جنگ عظیم میں ہندی افواج کی خدمات کا اعتراف کیا۔ جب ملکہ اور شاہ بلجیم گاڑی کو تشریف لے جا رہے تھے۔ تو اہل شہر نے تالیوں سے ان کا استقبال کیا۔ شاہ و ملکہ گورنمنٹ ہوس میں تشریف فرما ہونے کے بعد بذریعہ اسپیشل ٹرین پونہ تشریف لے گئے۔

بمبئی ۱۱ ستمبر۔ مدینہ منورہ سے ۶ ستمبر کا ایک تار جس پر سولہ معزز شہریوں کے دستخط ہیں مظہر ہے۔ وہابیوں کے محاصرہ مدینہ کے سبب باشندگان مدینہ کو اشیاء خوردنی اور پانی کی قلت کی وجہ سے سخت تکلیف ہو رہی ہے۔ لہذا مسلمانان ہند سے درخواست ہے۔ کہ روپیہ اور آدمیوں سے ہماری مدد کریں۔ اس تار میں مزار سیدنا حمزہ کے ٹوٹنے اور روضۃ الرسول پر گولیاں لگنے کی تصدیق کی گئی ہے۔

مسٹر پٹیل کا مسودہ قانون جو جابرانہ قوانین کی تنسیخ کے متعلق تھا۔ اور مجلس وضع قوانین کے بعد کونسل آف سٹیٹ میں پیش کیا گیا۔ کونسل نے مسترد کر دیا ہے۔

۱۲ ستمبر کو بمبئی سے جہاز "قیصر ہند" میں جن لوگوں نے سفر اختیار کیا۔ ان میں وفد حجاز کے سید طاہر دباغ بھی ہیں جو واپس چلے گئے ہیں۔

لکھنؤ۔ ارض حجاز میں مظالم نجدیہ کی روک تھام اور مقامات مقدسہ کے تحفظ و احترام کی تدابیر پر غور کرنے کے لئے بتاریخ ۲۶ ستمبر لکھنؤ میں بصدارت مولانا حسرت موہانی تمام ہندوستان کی ایک کانفرنس مشاورت منعقد ہوگی۔

جامع مسجد دہلی میں ۱۱ ستمبر کو بعد نماز جمعہ ایک مولوی صاحب نے وہ تار پڑھا جو مدینہ سے سید محمود احمد فیض آبادی نے بھیجا تھا اور جو الفضل میں چھپ چکا ہے۔ تو حامیان ابن سعود نے شور برپا کر دیا۔ اور مولوی صاحب کو مارنے کے درپے ہو گئے آخر مولوی صاحب کو ایک حجرہ میں چھپ جانا پڑا۔ اور جب لوگ چلے گئے۔ تو وہ نکل کر گھر آئے۔

کثرت بارش کے باعث چھاونی بکلوہ کے نزدیک ریلسٹ جمبہ کا ایک گاؤں سالم کا سالم پہاڑ میں دھنس گیا۔ انسان اور حیوان سب کے سب نیچے دب گئے۔ اس گاؤں کا اب کوئی نشان باقی نہیں۔ بکلوہ والے دور سے دکھاتے ہیں۔ کہ یہ گاؤں فلاں جگہ واقع تھا۔

شملہ۔ ۱۰ ستمبر کے اجلاس مجلس مقننہ میں جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کی حالت پر بحث ہوئی۔ سر دیو پرشاد سرب ادھیکاری نے یہ تحریک پیش کی۔ کہ جنوبی افریقہ میں ہندوستانیوں کے حقوق کی حفاظت کیلئے جلد تدابیر کرنی چاہیئے۔ بہت دیر کی بحث کے بعد بغیر کسی اختلاف کے تجویز پاس ہو گئی۔

دہلی۔ ۱۲ ستمبر۔ سائنر اسے سی کیوبکیولی اطالوی سفیر متعینہ کابل نے جو مختصر سی سیاحت ہند کیلئے آج کل ہندوستان میں تشریف رکھتے ہیں۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے ملاقات کے دوران میں فرمایا۔ اگر امیر افغانستان سے بلاواسطہ گفت و شنید ہو جاتی۔ تو اطالیہ و افغانستان کے قضیہ کا فیصلہ زیادہ سرعت کیساتھ تصفیہ ہو جاتا۔ جو ایک متنازعہ فیہ معاملے نے ایک بین الاقوامی مسئلہ کی صورت اختیار کی۔ میں سائنر مسولینی کی ہدایت کے مطابق کابل سے روانہ ہونیکے لئے پروانہ راہداری کی درخواست دینے سے پیشتر امیر افغانستان کی خدمت میں حاضر ہوا ہمارے مابین ایک گھنٹہ تک گفتگو جاری رہی۔ اس گفتگو کے دوران میں اعلیٰحضرت نے بہتر صورت اختیار کی۔ مجھ کو فی الفور یہ معلوم ہو گیا۔ کہ افغانی سپاہی کو قتل کیا گیا ہے۔ لیکن یہ قتل عمداً نہیں تھا۔ قوانین افغانستان میں قتل عمد و قتل غیر عمد میں تفاوت ملحوظ نہیں رکھا گیا ہے۔ حکومت اطالیہ کو یہ شکایت نہیں۔ کہ اطالوی انجینئر کو سزا کیوں دی گئی ہے۔ بلکہ اس کو طریق سزا کے خلاف شکایت تھی۔ تاہم معاملہ خوش اسلوبی سے تصفیہ پذیر ہو گیا۔ اب تمام معاملہ کا فیصلہ ہو گیا۔ اور ٹھپرلی ڈاڈا در معاف کر دی گئی [illegible]